استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اِس مسئلہ میں کہ پانی پرانا ہونے کے سبب اگر چکنا یا مسجد یا گھر میں بورنگ ولائن کا پانی ہوتا ہے اس پانی میں صرف بو آئے تو وضو ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(السائل: محمد محسن)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: قوانین شرعیہ کی رو سے کسی چیز پر ناپاکی کا حکم اس وقت تک نہیں لگایا جاسکتا کہ جب تک اس میں ناپاکی شامل ہونے کا یقین نہ ہو جائے، چناچہ پانی اگر چکنا یا بدبو پیدا ہوجانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس میں نجاست ہی ملی ہو بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ زیادہ دیر ٹھہرے رہنے کی وجہ سے پانی چکنا یا بدبو پیدا ہوگئی ہو، اور یہ عام سی بات ہے کہ نالوں یا تالابوں میں پانی زیادہ دن ٹھہرا رہے تو اس میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے مگر اس وجہ سے اس کو ناپاک نہیں کہا جاسکتا بلکہ اگر وہ پاک تھا تو جب تک اس میں ناپاک شی کے ملنے کا یقین نہ ہوجائے پاک ہی سمجھا جائے گا۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں: ''حوض کا پانی جس میں بدبُو آتی ہو جبکہ اُس کی بُو نجاست کی وجہ سے ہونا معلوم نہ ہو۔'' (فتاوی رضویہ، باب المیاہ، مسئلہ نمبر:۲/ ۴۷۶، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام قاضی خان حسن بن منصور بن محمود اوز جندی حنفی متوفی ۵۹۲ ھ لکھتے ہیں: "يجوز التوضوء فی الحوض الكبير المنتن إذا لم تعلم نجاسة لأن تغير الرائحة قد يكون بطول المكث" (فتاوى قاضيخان على هامش الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، فصل فى الماء الراكد، ١/ ٧، مطبوعة: مكتبة رشيدية، كوئتة)

یعنی: ''بڑے حوض میں اگر بدبو ہو تو بھی اس سے وضوء جائز ہے بشرطیکہ اس میں نجاست معلوم نہ ہو کیونکہ پانی کے طویل ٹھہرے رہنے کی وجہ سے بھی کبھی بدبُو پیدا ہوجاتی ہے۔''

اس عبارت کے تحت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ''أقول: وكذا الصغير و إنما قيد بالكبير لأجل فى معناه أن الكبير إذا تغيّر أحد أوصافه بنجس ينجس فالحوض الكبير المنتن قديتوقاه الموسوس توهماً أن نتنه بالنجس فأفاد أنه وهم لايعتبر'' یعنی: ''میں کہتا ہوں چھوٹے حوض کا بھی یہی حکم ہے، بڑے کی قید محض اس لئے لگائی ہے کہ بڑے حوض کا پانی جب نجاست کی وجہ سے متغیر ہوجائے اور اس کا کوئی وصف بدل جائے تو نجس ہے اگر بڑے حوض میں بدبو پائی جائے تو وہمی شخص اس سے پرہیز کرسکتا ہے کہ شاید اس کی بدبو نجاست کے باعث ہے، لیکن اس عبارت سے یہ بتادیا کہ یہ وہم معتبر نہیں ہے۔''
(فتاوی رضویہ، باب المیاہ، مسئلہ نمبر:۲/ ۴۷۷، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

چنانچہ بورنگ ولائن کے ذریعے سے آنے والے پانی میں گٹر کے پانی کو آنکھوں سے ملتا ہوا نہ دیکھ لے یا معتبر ذرائع سے اس کی تصدیق نہ ہو جائے اسے ناپاک نہیں کہا جا سکتا، اس کی حیثیت شک سے بڑھ کر نہیں اور ایسے شک کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ''شریعت مطہرہ کا قاعدہ کلیہ ہے کہ استعمال درکنار در بارہ نجاست بھی اوہام وشکوک وظنون مجردہ پر نظر نہیں فرماتی ملاحظہ ہو پُرانا استعمالی جُوتا کس قدر مظنہ نجاست ہے مگر حکم یہ ہے کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو کُنویں میں گرنے سے کُنواں ناپاک نہ ہوگا صرف تطییب قلب کیلئے بیس ڈول نکالے جائیں گے، ناسمجھ بچّے کا ہاتھ یا پاؤں پانی میں پڑ جائے بے علم نجاست پاک نہ ہوگا۔ گائے بکری کُنویں میں گر جائے اور زندہ نکل آئے کنواں پاک رہے گا اگرچہ اُن کے کُھر اور رانوں کا پیشاب وغیرہ میں ملوث نہ ہونا بعید از قیاس ہے یہاں تک کہ فاسقوں بے نمازیوں بلکہ کافروں کے پاجامے پر بھی حکمِ نجاست نہیں دیتے صرف کراہت مانتے ہیں۔'' (فتاوی رضویہ، باب المیاہ، مسئلہ نمبر:۵۹، ۳/۲۵۲، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مذکورہ بالا عبارت سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگیا کہ جب تک پانی میں نجاست کے ملنے کا یقین نہ ہو جائے صرف چکنا یا بدبو پیدا ہو جانے سے ناپاکی کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔

ہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر دوسرا بے بدبو پانی موجود ہے تو اس بدبودار پانی سے وضو وغسل کرنا مکروہ ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ''اقول (میں کہتا ہوں) مگر بوجہ خبث رائحہ (بدبو کی وجہ سے) مکروہ ہونا چاہیے خصوصا اگر اس کی بدبو نماز میں باقی رہی کہ باعثِ کراہت تحریمی ہوگی۔'' (فتاوی رضویہ، باب المیاہ، مسئلہ نمبر:۹۲، ۲/۵۶۵، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

و اللہ تعالی أعلم بالصواب

کتبہ ....

محمد شہزاد العطاری المدنی
المُتَخصِّصُ فی الفِقہِ الاِسلامی
دارُ الاِفتَاء
جمعیّۃ إشاعۃ أھل السنّۃ (باکستان)

الجواب الصحیح
____
المُفتِی محمد عطاء اللہ النَّعیمِی
رئیسُ دارِ الاِفتَاءِ
جمعیّۃ إشاعۃ أھل السنّۃ (باکستان)

یوم السبت، ۱۵ صفر المظفر ۱۴۳۷ھ، ۲۵ نوفمبر ۲۰۱۵م

197-TF